اُردو کمار بھارتی

بورڈ کا سرگرمی نامہ : مارچ 2020

وقت : 3 گھنٹے]　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　[کل نمبر : 80

ہدایات : (۱) 'سرگرمی نامے' میں دی ہوئی ہدایات کے مطابق خاکے صرف پین سے بنائیں۔

(۲) اطلاقی تحریری سرگرمیوں میں خاکے بنانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی سوال لکھنا ضروری ہے۔ اشتہار کے لیے تصویر و تزئین کاری کے نمبرات نہیں ہیں، اس لیے وقت ضائع نہ کریں۔

(۳) سرگرمی نامے کی معروضی سرگرمیوں اور قواعد پر مبنی سرگرمیوں کی جانچ ممتحن ہدایات کے عین مطابق کرتا ہے، اس لیے ہدایات کو بغور پڑھیں۔

(۴) سرگرمی نامے کی اطلاقی تحریری سرگرمیوں کو جانچتے وقت ممتحن آپ کی تحریری مہارت، مؤثر اندازِ بیان، پرکشش خیالات، مناسب الفاظ، جملوں کا تسلسل، برمحل و موزوں اشعار، محاوروں، کہاوتوں، بولی، حوالے کا صحیح استعمال، صحتِ املا وغیرہ پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے نمبرات تفویض کرتا ہے۔

(۵) خوشخطی اور صفائی کا خیال رکھیں۔

حصہ ۱ : نثر - کل نمبرات 18

سوال 1. (الف) درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے : [7]

(۱) رواں خاکہ مکمل کیجیے : 2

.... کے دورِ خلافت میں جب

.... پر لشکر کشی کی گئی اس وقت خود

.... اسلامی لشکر کی

.... فرمار ہے تھے۔

حضرت سلمانؓ جب تک یہودی کے غلام رہے، وہ اسلامی جنگوں میں شریک نہ ہو سکے۔ رسولِ اکرمؐ نے تین سو کھجور کے درختوں اور چالیس اوقیہ سونا معاوضہ دے کر حضرت سلمانؓ کو آزاد کرالیا۔ اب وہ جنگوں میں اپنی صلاحیتوں کا آزادانہ استعمال کرنے لگے۔ مشرکینِ مکہ اور یہودیوں نے مل کر جب مدینے پر حملے کی تیاریاں شروع کیں، اس وقت مدینے کو دشمنوں سے محفوظ رکھنے کے لیے حضرت سلمان فارسیؓ نے شہر کے گرد خندق کھودنے کا مشورہ دیا جسے آپؐ نے پسند فرمایا۔ خندق کھودی گئی جو اتنی گہری اور چوڑی تھی کہ دشمنوں کے گھوڑے بھی اسے پار نہیں کر سکے اور انھیں پسپا ہونا پڑا۔ خندق کی کھدائی کی وجہ سے اس غزوے کو غزوۂ خندق کہا جاتا ہے۔ اس جنگ کے بعد حضرت سلمانؓ مختلف جنگوں میں شریک ہوتے رہے۔ طائف کی جنگ میں ان کی ایما پر مسلمانوں کی جانب سے منجنیق کا استعمال ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کی خلافت کے دور میں بھی حضرت سلمان فارسیؓ نے بہت سے جنگی کارنامے انجام دیے۔ حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت میں جب ایران پر لشکر کشی کی گئی تو اس وقت خود سلمان فارسیؓ اسلامی لشکر کی رہنمائی فرمار ہے تھے۔ آپؓ نے اوّلاً اپنے ہم وطن ایرانیوں کو مخاطب کیا اور انھیں سمجھایا، ''میں تم ہی میں سے ایک آدمی ہوں۔ تم دیکھتے ہو کہ عرب میری عزت کرتے ہیں۔ اگر تم اسلام لے آئے تو تمھارے لیے ویسے ہی حقوق ہوں گے جیسے ہمارے لیے ہیں۔ تم پر وہی احکام واجب ہوں گے جو ہم پر ہیں۔'' لیکن ایرانیوں نے ان کی باتیں ماننے سے انکار کر دیا تو جنگ لڑی گئی اور دشمن کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

(۲) حضرت سلمان فارسیؓ نے ایرانیوں کو جن الفاظ میں مخاطب کیا اسے اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔ 2

(۳) حضرت سلمان فارسیؓ نے خندق کھودنے کا جو مشورہ دیا اس کے بارے میں اپنی رائے دیجیے۔ 3

سوال 1. (ب) درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے : [7]

(۱) جنوبی افریقہ سے متعلق مصنفہ کے خیالات کا رواں خاکہ مکمل کیجیے۔ 2

آج زمین کے اس حصے پر قدم رکھنے جا رہی تھی جسے

↓

.... دیکھا تھا

↓

.... پڑھی تھی

↓

جہاں کا ماضی ....

↓

.... سسک رہی تھی

طیارہ اپنے آہنی پروں کو پھیلائے زمین کے سپاٹ سینے پر آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ رفتہ رفتہ اس کی رفتار تیز ہو رہی تھی۔ پھر دور تک پھیلے ہوئے رَن وے سے ایک لمبی جست لگا کر وہ فضاؤں میں پرواز کرنے لگا۔ اوپر ...... اور اوپر۔ زمین دور ہوتی جا رہی تھی اور چھوٹی ...... پروین اپنی سیٹ پر سر ٹکائے ہوئے اتنی بڑی زمین کو اتنی چھوٹی ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ وہ زمین جس پر انسانی وجود ایک ذرّہ ہے، وہی اب خود ذرّہ بنتی جا رہی تھی۔ طیارہ بادلوں کا نرم سینہ چیرتا ہوا بلند ہوتا جا رہا تھا۔ بادلوں کے سمندر میں ڈوب کر زمین لاپتا ہو گئی تھی جس سے دور یہ ایک نیا جہان تھا۔ یہ خلاؤں کا جہان تھا ...... پراسرار ...... خاموش آوازوں کی گونج جسے پروین سن رہی تھی۔ زمین سے دور اس نئے جہان میں آ کر دل کی عجیب کیفیت تھی جس کا کوئی نام نہ تھا۔ ایک انوکھا احساس تھا، ایک طفلانہ خواہش تھی ...... کھڑکی سے بادلوں کی آغوش میں کود جانے کی۔

آج وہ طیارے میں اُڑ رہی تھی اور زمین کے اس حصے پر قدم رکھنے جا رہی تھی جسے اس نے صرف تصویروں میں دیکھا تھا، جہاں کی سچی کہانیاں کتابوں میں پڑھی تھیں۔ جہاں کا ماضی عبرت ناک تھا، جہاں انسانوں نے انسانوں پر ظلم ڈھائے تھے، جہاں، انسانیت منہ چھپائے سسک رہی تھی اور بربریت مسکرا رہی تھی۔ پروین خیالات کے سمندر میں غوطے لگا رہی تھی۔ ڈوب رہی تھی، اُبھر رہی تھی۔ جوہانس برگ پہنچنے میں دس گھنٹے باقی تھے۔ پروین کے شریکِ حیات وارث اور بیٹے فراز کی آنکھیں نیند میں ڈوبی ہوئی تھیں۔ پروین کی پلکیں بھی بوجھل ہو رہی تھیں۔ جب اس کی آنکھیں کھلیں تو منزل قریب تھی۔ طیارہ نیچے اُتر رہا تھا۔ زمین قریب آ رہی تھی۔ لکیروں پر رینگتی چیونٹیاں بڑی بڑی گاڑیاں بن رہی تھیں۔ چھوٹی چھوٹی ڈبیاں عالی شان عمارتوں میں تبدیل ہو رہی تھیں۔ زمین کا سینہ پھیلتا جا رہا تھا اور پروین کے دل کی دھڑکنیں تیز ہوتی جا رہی تھیں۔ وہ اُس سر زمین پر قدم رکھنے والی تھی جہاں کی مٹی کے ذرّے ذرّے میں ماضی کی دکھ بھری کہانیاں ہیں۔ وہ سر زمین جسے کہا جاتا ہے کہ ایک ملک میں ایک دنیا آباد ہے۔

(۲) طیارے کے اُڑان بھرنے کی منظر کشی اپنے الفاظ میں لکھیے۔ 2

(۳) پروین کے دل کی کیفیت پر اپنے تاثرات بیان کیجیے۔ 3

سوال 1. (ج) درج ذیل غیر درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے : [4]

(۱) ذیل کا شبکی خاکہ مکمل کیجیے : 2

سبزی فروش کی صدا

....

....

....

....

ہر صبح میرے گھر کے سامنے سبزی فروش اپنی ریڑھی لگا کر صدا لگاتا ہے۔ ''بینگن لے لو، آلو لے لو، ٹماٹر، پیاز، گوبھی!''
حسرت سے میرا جی چاہتا ہے کہ کاش! کبھی ایسا ہو جائے، سبزی فروش کی صدا سنائی دے۔ ''دیوان غالبؔ لے لو، ٹیگورؔ کی گیتانجلی لے لو، فیضؔ، ساحرؔ، حسرتؔ کا کلام!''
ایک دن سبزی فروش کے سامنے میں نے اپنی زرّیں تجویز پیش کی تو وہ مجھے شاید احمق سمجھ کر کہنے لگا۔ ''بابو صاحب! غالبؔ اور ٹیگور کوئی عورت نہیں خریدتی، مگر بینگن اور آلو خرید لیتی ہے اور آپ جانیے، یہ میری روٹی روزی کا دھندا ہے اور سچ پوچھیے تو بینگن اور آلو کے مقابلے پر ٹیگور اور غالبؔ کی وقعت ہی کیا ہے؟''
میں نے مزید معلوم کیا تو پتہ چلا کہ وہ سبزی بیچنے والا بی۔اے۔ پاس تھا۔ ملازمت نہ ملی اور ایم۔اے۔ کے ڈگری یافتوں تک کو نہیں ملتی تو اس نے سبزی بیچنے والوں کا پیشہ اختیار کر لیا، اعلیٰ تعلیم نے اسے سماج کا اقتصادی شعور عطا کر دیا تھا کہ لوگوں کے ماہانہ بجٹ میں آلو، گوبھی خریدنے کی آئیٹم تو رکھی جاتی ہے، کتاب خریدنے کی نہیں۔ کتاب ایک ایسی آئیٹم ہے کہ خرید لی جائے تو وہ بے کار پڑی رہتی ہے۔ کتاب سے تو سبزی تک نہیں پکائی جاتی۔ اس لیے جس آئیٹم کا کوئی مصرف نہ ہو اسے خریدنے کا کیا فائدہ؟

(۲) اعلیٰ تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود سبزی فروخت کرنے کے فیصلے پر اپنی رائے دیجیے۔ 2

حصہ ۲ : نظم - کل نمبرات 16

سوال 2. (الف) درج ذیل درسی نظم کے اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے : [6]

(ا) صبح کی ہوا سے متعلق خاکہ مکمل کیجیے : 2

صبح کی ہوا
....
....
....
....

خیال آیا ایک روز صحن چمن کا — ہوا میلِ دلِ دیدِ سرو و سمن کا
کہا دل نے اب تا کجا بند رہیے — کہاں تک بھلا گھر میں پابند رہیے
گریبانِ خاطر نہ صد پارہ کیجیے — بہارِ گل و لالہ نظارہ کیجیے
نسیمِ سحر عطر بیز چمن ہے — ہوا مستِ مینائے بوئے سمن ہے
طراوت دہِ دل ہے فصلِ بہاراں — ہوا لطف بخشندۂ جانِ یاراں
گل و غنچہ ہے صورتِ جام و مینا — روش عکسِ سبزہ سے جوں نقشِ مینا
صفیرِ عنادل ملالت ربا ہے — خیاباں میں مستانہ پھرتی صبا ہے
ہوئی ختم تقریر جب دل کی یکسر — خرد نے کہا مجھ سے آشفتہ ہو کر
کہ اے بے خبر، ابلہ و سخت ناداں — کبھی دل کی تقریر سے ہو نہ شاداں
حقیقت ہے سیر چمن دلربا ہے — ولے اس کو جو اہلِ برگ و نوا ہے
یہ گل گشت زیبا نہیں ہر گدا کو — نہ ہر مفلسِ بندِ دامِ عنا کو
اگر یوں ہی منظور ہے سیرِ گلشن — ہے مطلوب سمعِ صفیر نوازن
ذرا چل کے اب دیکھ دربار اس کا — کہ کیسا ہے محفل کا گلزار اس کا
جسے دیکھ پیر فلک با قدِ خم — ادب سے کھڑا بہر مجرا دمادم

(۲) خرد نے دل سے جو کچھ کہا اسے اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔ 2

(۳) کہ اے بے خبر، ابلہ و سخت ناداں
کبھی دل کی تقریر سے ہو نہ شاداں

درج بالا شعر کی تشریح اِس طرح کیجیے کہ اُس کا معنوی حسن واضح ہو جائے۔ 2

سوال 2. (ب) درج ذیل شعری اقتباس کو بغور پڑھ کر دی ہوئی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے : [6]

(۱) شعری اقتباس کی روشنی میں ستون 'الف' اور ستون 'ب' کی مناسب جوڑیاں لگایئے : 2

ستون 'الف'	ستون 'ب'
عشق	دل سنواتا ہے
لذت	جی کو بھاتا ہے
باتیں	جان کھاتا ہے
شوخ	جی جسے پاتا ہے

عشق ہر چند مری جان سدا کھاتا ہے
پر یہ لذت تو وہ ہے، جی ہی جسے پاتا ہے

آہ، کب تک میں بکوں، تیری بلا سنتی ہے
باتیں لوگوں کی جو کچھ دل مجھے سنواتا ہے

ہم نشیں، پوچھ نہ اس شوخ کی خوبی مجھ سے
کیا کہوں تجھ سے، غرض جی کو مرے بھاتا ہے

بات کچھ دل کی ہمارے تو نہ سلجھی ہم سے
آپ خوش ہووے ہے اور پھر آپ ہی گھبراتا ہے

جی کڑا کر کے ترے کوچے سے جب جاتا ہوں
دل دشمن یہ مجھے گھیر کے پھر لاتا ہے

دردؔ کی قدر مرے یار سمجھنا، واللہ
ایسا آزاد ترے دام میں یوں آتا ہے

(۲) عشق سے متعلق شاعر کے احساسات اپنے الفاظ میں تحریر کیجیے۔ 2

(۳) ہم نشیں، پوچھ نہ اس شوخ کی خوبی مجھ سے
کیا کہوں تجھ سے، غرض جی کو مرے بھاتا ہے

مندرجہ بالا شعر کا مطلب اِس طرح بیان کیجیے کہ شعر کا حسن واضح ہو جائے۔ 2

سوال 2. (ج) درج ذیل شعری اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے استحسانِ کلام کی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے : [4]

(۱) خاکہ مکمل کیجیے : 2

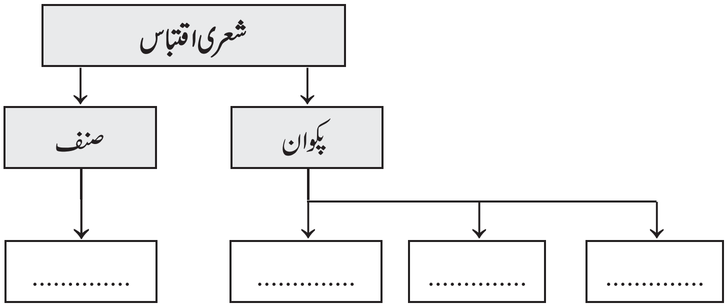

نظیرؔ، یار کی ہم نے جو کل ضیافت کی
پکایا، قرض منگا کر، پلاؤ اور قلیا
سو یار آپ نہ آیا، رقیب کو بھیجا
ہزار حیف، ہم ایسے نصیب کے بلیا
اِدھر تو قرض ہُوا اور اُدھر نہ آیا یار
پکائی کھیر تھی، قسمت سے ہوگیا دلیا

(۲) شعری اقتباس کا موضوع اپنے الفاظ میں لکھیے۔ 2

حصہ ۳ : اضافی مطالعہ - کل نمبرات 6

سوال 3. درج ذیل سرگرمیوں میں سے کوئی دو سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے : [6]

(۱) خلیفہ کے موصل کے سوداگر کا بھیس بدلنے کی وجہ لکھیے۔ 3

(۲) ابوالحسن کے قید خانے کے واقعے کو مختصراً لکھیے۔ 3

(۳) ڈرامے سے اپنے کوئی تین پسندیدہ کردار پر روشنی ڈالیے۔ 3

حصہ ۴ : قواعد - کل نمبرات 16

سوال 4. (الف) ہدایت کے مطابق سرگرمیاں مکمل کیجیے : [10]

(۱) درج ذیل جملوں میں مفرد، مرکب اور مخلوط جملے پہچانیے : 2

(i) حسرت موہانی علی گڑھ میں زیرِ تعلیم تھے۔

(ii) وہ اپنی پلیٹ میں ایک ابلا ہوا آلو لے کر بیٹھ جاتا ہے اور چھریوں اور کانٹوں سے گھنٹوں اُس کے پرخچے اُڑاتا رہتا ہے۔

(۲) درج ذیل محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے : 2

(i) بیخ کنی کرنا

(ii) دیوالیہ پٹ جانا

(۳) درج ذیل فقروں کے لیے مناسب کہاوت لکھیے : 2

(i) ایک مصیبت سے نکل کر دوسری میں پھنسنا۔

(ii) خود کو کام نہ آئے مگر حیلے بہانے سے ٹالنا چاہے۔

(۴) درج ذیل کی تعریف کے لیے ایک لفظ لکھیے : 2

(i) ایسی نظم جس میں اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتے ہوئے دعا مانگی جائے۔

(ii) وہ نظم جس میں شاعر واقعۂ کربلا یا شہدائے کربلا کا ذکر کرتا ہے۔

(۵) درج ذیل شعر کی صنعت کا نام لکھ کر صنعت کی تعریف لکھیے : 2

مج دل کے کوہِ طور کوں، سرمہ کیے ہو تم

باقی ہیں اب تلک بھی وہی لن ترانیاں

سوال 4. (ب) ہدایت کے مطابق ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے : [6]

(۱) (i) اُس کو اپنا وجود نا قابلِ برداشت بوجھ محسوس ہونے لگا۔ (زیر اضافت پہچان کر لکھیے) ½

(ii) حضرت سلمان فارسیؓ تم سے بڑھ کر دین سے واقف ہیں۔ (حرف جار پہچان کر لکھیے) ½

(۲) دیے گئے جملے میں مضاف اور مضاف الیہ تلاش کر کے لکھیے : 1

مضامین کے مسودات ان کی آنکھوں کے سامنے نذرِ آتش کیے گئے۔

(۳) درج ذیل فقروں کے لیے مناسب لفظ تحریر کیجیے : 1

(i) روح کو تکلیف دینے والے

(ii) دور تک پتھر پھینکنے کا آلہ

(۴) (i) اعراب لگا کر دو مختلف لفظ بنا کر ان کے معنی لکھیے : 1

دل

(ii) درج ذیل الفاظ کو مروجہ اِملا کے مطابق لکھیے : 1

سج نیں

(۵) مناسب سابقہ/لاحقہ لگا کر ہر ایک سے ایک ایک بامعنی لفظ بنا کر لکھیے : 1

(i) نا

(ii) پرست

حصہ ۵ : اطلاقی تحریری سرگرمیاں - کل نمبرات 24

سوال 5. (الف) خط یا خلاصہ میں سے کوئی ایک سرگرمی مکمل کیجیے : [6]

(ا) درج ذیل نکات کی بنیاد پر کوئی ایک خط لکھیے :

خشک سالی

پانی کی اہمیت جانیے

عوام سے اپیل ←

پانی ہی زندگی ہے

- پانی سنبھال کر استعمال کریں۔
- پانی کا بے جا استعمال نہ کریں۔
- پانی کا ذخیرہ ختم ہو رہا ہے۔
- شدید گرمی کی وجہ سے بارش میں تاخیر کا اندیشہ ہے۔
- عوامی تقریبات میں پانی کم استعمال کریں۔
- ٹینکر کے پانی کی تقسیم کے دوران نظم وضبط برقرار رکھیں۔

رسمی خط		غیر رسمی خط
میونسپل چیف آفیسر کو خط لکھیے کہ آپ کے علاقے میں پانی کی شدید قلت ہے۔ آب رسانی کا مناسب انتظام کریں۔ آپ مزید نکات کا اِضافہ کر سکتے ہیں۔	(یا)	اپنے والد کو خط لکھیے کہ وہ گھر کے تمام افراد کو تاکید کریں کہ پانی کا استعمال سنبھال کر کریں۔ آپ مزید نکات کا اِضافہ کر سکتے ہیں۔

یا

(۲) ذیل کے اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اقتباس کا خلاصہ لکھیے :

قدرت نے ایسے کئی پرندے اور جانور پیدا کیے ہیں جو ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے ذمے دار ہیں کیونکہ وہ بہت سی سڑی گلی چیزوں کو اپنی غذا کے طور پر کھا جاتے ہیں۔ ایسے صفائی کرنے والے پرندوں اور جانوروں کی موجودگی صحت مند ماحول کو بنائے رکھنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔ گِدھ کی شہرت بھی صفائی کرنے والے پرندے کے طور پر رہی ہے مگر اب ان کی تعداد دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے اور ماحول کو آلودگی سے پاک رکھنے میں دشواری پیش آ رہی ہے۔ پہلے یہ ہوتا تھا کہ دیہی علاقوں اور قصبوں میں مرے ہوئے جانوروں کو رہائشی علاقے سے دور پھینک دیا جاتا تھا جہاں تھوڑی ہی دیر بعد ان کو کھانے کے لیے سیکڑوں کی تعداد میں گِدھ آ پہنچتے تھے۔ لیکن آج یہ لاشیں ہفتوں تک پڑی رہتی ہیں جس سے علاقے میں گندگی اور بدبو پھیل جاتی ہے۔ شہری علاقوں کی حالت بھی نازک ہوتی جا رہی ہے۔ مردہ جانوروں کے پڑے رہنے سے شہری علاقے بھی آلودگی کے مسائل سے دوچار ہو رہے ہیں۔

سوال 5. (ب) ذیل کی سرگرمیوں میں سے کوئی دو سرگرمیاں 50 تا 60 الفاظ میں مکمل کیجیے : **[10]**

(۱) ذیل کے نکات کی مدد سے اشتہار تیار کیجیے :

ریڈی میڈ کپڑوں کا شوروم
افتتاح .... تاریخ .... وقت .... دکان کا نام .... پتا .... خاص رعایت ....
پرکشش آفر .... بچوں، نوجوانوں، دولھا دلہن کے ملبوسات .... زیادہ سے زیادہ خریدی کرنے پر یقینی تحفوں کا اعلان۔

(۲) دیے گئے نکات کی مدد سے خبر تحریر کیجیے :

بجلی کی آنکھ مچولی .... شارٹ سرکٹ .... فرنیچر کے گودام میں آگ لگنا .... عوام کا آگ بجھانے کی کوشش کرنا ....
فائر بریگیڈ کی آمد .... اطراف واکناف کی دکانوں کا متاثر ہونا .... املاک کا نقصان۔

(۳) دیے گئے نکات کی مدد سے کہانی تحریر کیجیے :

کسان کے پانچ لڑکے .... سب نکمے .... کسان مالدار .... کسان کا بیمار ہونا .... پتلی لکڑیاں منگانا ....
رسی سے بندھوانا .... توڑنے کے لیے کہنا .... لکڑیاں نہ ٹوٹنا .... لکڑیاں الگ الگ کرنا .... الگ الگ لکڑیاں
ٹوٹ جانا .... نتیجہ اور سبق۔

سوال 5. (ج) ذیل کے عنوانات میں سے کسی ایک پر 100 تا 120 الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیے : **[8]**

(۱) کتابیں جھانکتی ہیں شیشے کی بند الماریوں سے

(۲) مجھے میرے پڑوسیوں سے بچاؤ

(۳) پسندیدہ شخصیت کی زندگی کے احوال۔

★★★

اردو کمار بھارتی

بورڈ کا سرگرمی نامہ : مارچ 2020 کے جوابات

سوال 1. (الف)

(۱)

حضرتِ عمرؓ	کے دورِ خلافت میں جب
ایران	پر لشکر کشی کی گئی اس وقت خود
سلمان فارسیؓ	اسلامی لشکر کی
رہنمائی	فرما رہے تھے۔

(۲) حضرت سلمان فارسیؓ نے جنگ شروع ہونے سے قبل ایرانیوں کو سمجھایا۔ انھوں نے کہا کہ وہ خود ایرانی ہیں اور آپ لوگ دیکھ رہے ہیں کہ میرے ایرانی ہونے کے باوجود اہلِ عرب میری کتنی عزت کرتے ہیں۔ حضرت سلمانؓ نے ایرانیوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ اگر آپ لوگ اسلام قبول کرلیں تو آپ لوگوں کو بھی ہماری طرح سارے حقوق حاصل ہوں گے اور آپ لوگوں کو بھی ان ہی احکامات کی پابندی کرنی ہوگی جن کی ہم پابندی کرتے ہیں۔

(۳) جب مکہ کے مشرکین نے یہودیوں کے ساتھ مل کر مدینے پر حملہ کیا تو حضرت سلمانؓ نے شہر کی حفاظت کے لیے شہر کے گرد خندق کھودنے کا مشورہ دیا۔ حضورؐ کو یہ مشورہ پسند آیا اس لیے آپؐ نے اس مشورے پر عمل کیا۔ خندق کھودی گئی جو اتنی گہری اور چوڑی تھی کہ دشمنوں کے گھوڑے بھی اسے پار نہیں کر سکے اور انھیں پسپا ہونا پڑا۔ اس طرح حضرت سلمانؓ کے مشورے پر عمل کرنے کی وجہ سے غزوۂ خندق میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ مدینے کے حالات کے پیشِ نظر حضرت سلمانؓ کا مشورہ بالکل درست تھا۔ چونکہ شہر کے گرد فصیل نہیں تھی اس لیے دشمنوں سے بچاؤ کے لیے خندق کھودنا ہی زیادہ مناسب تھا۔

سوال 1. (ب)

(۱) آج زمین کے اس حصے پر قدم رکھنے جا رہی تھی جسے

↓

	تصویروں میں	دیکھا تھا
	(جہاں کی سچی کہانیاں) **کتابوں میں**	پڑھی تھیں
جہاں کا ماضی	**عبرت ناک**	تھا
	(جہاں) **انسانیت**	سسک رہی تھی

(۲) طیارہ اُڑان بھرنے سے پہلے زمین پر آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ اس کے لوہے کے پنکھ پھیلے ہوئے تھے۔ آہستہ آہستہ اس کی رفتار تیز ہو رہی تھی۔ اس کے بعد طویل رن وے سے ایک لمبی جست لگا کر طیارہ فضا میں پرواز کرنے لگا۔ جیسے جیسے طیارہ اوپر اُٹھ رہا تھا، زمین دور ہوتی جا رہی تھی اور چھوٹی ہوتی جا رہی تھی۔

(۳) جیسے جیسے طیارہ اوپر اُٹھتا گیا، زمین دور اور چھوٹی ہوتی گئی۔ پروین سوچنے لگی کہ وہ زمین جس پر انسان کا وجود ذرّہ معلوم ہوتا ہے، اس بلندی پر سے وہی زمین اب ذرّہ معلوم ہو رہی تھی۔ طیارہ بادلوں کو چیرتا ہوا بلند ہوتا جا رہا تھا اور زمین لاپتا ہو گئی تھی۔ پروین محسوس کر رہی تھی کہ زمین سے دور یہ ایک نئی دنیا ہے، خلاؤں کی دنیا۔ اس نئے جہاں میں آکر پروین کے دل کی عجیب کیفیت تھی جس کا کوئی نام نہ تھا۔ اس وقت اس کے دل میں ایک خواہش پیدا ہوئی کہ وہ کھڑکی سے بادلوں کی آغوش میں کود جائے۔

میرا خیال ہے کہ پروین کو بچپن میں سنی ہوئی پریوں کی کہانیاں یاد آگئی ہوں گی۔ بادلوں کے اس پار شاید اس نے محسوس کیا ہو کہ وہ پریوں کے دیس میں آگئی ہے اس لیے وہ بادلوں کی آغوش میں کود جانا اور پریوں کے ساتھ کھیلنا چاہتی تھی۔

سوال 1. (ج)

(۱)

(۲) وہ شخص اعلیٰ تعلیم یافتہ تھا لیکن اسے ملازمت نہیں مل رہی تھی۔ اسے اپنا پیٹ بھرنا تھا اور ساتھ ہی ساتھ اپنے گھر والوں کا پیٹ پالنا تھا۔ پیسوں کی اسے شدید ضرورت تھی۔ آخر وہ کب تک ملازمت ملنے کا انتظار کرتا۔ اس لیے اس نے کوئی کاروبار کرنے کا ارادہ کیا۔ اس شخص کو سماج کی ضرورت کا علم تھا۔ سبزیاں ہماری روزمرّہ زندگی میں استعمال کی جانے والی چیزیں ہیں اور لوگ ان پر خرچ کرنے کے لیے ماہانہ بجٹ میں ایک مد نکال ہی لیتے ہیں۔ اس لیے اس شخص نے سبزیاں بیچنے کو ترجیح دی۔

سوال 2. (الف)

(۱)

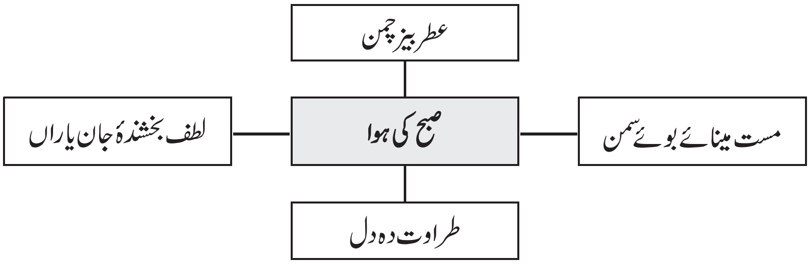

(۲) ایک دن شاعر کو صحنِ چمن کی سیر کرنے کا خیال آیا تو دل نے اس کی تائید کی۔ دل نے کہا کہ گھر میں بند رہنے کی بجائے باہر نکلیے اور گل و لالہ کی بہاروں سے لطف اندوز ہو کر اپنا جی بہلائیے۔ دل کی باتیں سن کر عقل نے شاعر سے کہا کہ اے بے خبر، تو نادان ہے۔ دل کی بات سن کر خوش مت ہو۔ باغ کی سیر ان لوگوں کا دل بہلاتی ہے جو ثروت مند ہیں۔ جو لوگ مصیبت میں مبتلا ہیں انھیں چمن کی سیر زیب نہیں دیتی۔ اگر چمن کی سیر کرنا ہے تو ناگپور کے راجا رگھوجی راؤ بھوسلے کے دربار اور اس کی محفل کے گلزار کو دیکھ جسے پیرِ فلک بھی بڑی تعظیم و احترام کے ساتھ جھک کر سلام کرتا ہے۔

(۳) دل نے شاعر کو سیرِ چمن کے لیے اُکسایا۔ جب دل اپنی تقریر ختم کر چکا تو عقل نے پریشان ہو کر شاعر سے کہا کہ اے بے خبر، تو سخت نادان ہے۔ دل کی بات سن کر خوش نہ ہو بلکہ سیرِ چمن کی حقیقت کو بھی سمجھ۔ عقل کا یہ کہنا درست ہے کہ وہی لوگ سیرِ چمن سے لطف اندوز ہو سکتے ہیں جو خوش ہیں اور خوشحال ہیں۔

شاعر نے اس شعر میں بڑی خوبی سے یہ بات کہی ہے کہ انسان کو دل کے بہلاوے میں نہیں آنا چاہیے بلکہ دماغ سے کام لینا چاہیے یعنی سوچ سمجھ کر کوئی قدم اُٹھانا چاہیے۔

سوال 2. (ب)

(۱)

ستون 'الف'	ستون 'ب'
عشق	جان کھاتا ہے
لذت	جی جسے پاتا ہے
باتیں	دل سنواتا ہے
شوخ	جی کو بھاتا ہے

(۲) شاعر عشق سے متعلق اپنے احساسات کا اظہار یوں کرتا ہے کہ یہ عشق تو بظاہر مجھے بہت پریشان کرتا ہے مگر عشق میں جو سرور اور لذت ہے، اس سے میرا دل خوب واقف ہے۔ عشق کی لذت کی وجہ سے یہ میرے جی کو بھاتا ہے۔ جب ناراض ہو کر محبوب کے کوچے سے دور چلا جاتا ہوں تو یہی عشق مجھے دوبارہ محبوب کی گلی میں کھینچ کر لے جاتا ہے۔ عشق مجھے کبھی غم تو کبھی خوشی کی کیفیت میں مبتلا کرتا ہے۔

(۳) یہ شعر میر دردؔ کی غزل سے لیا گیا ہے۔ اس شعر میں شاعر اپنے ہم نشیں یعنی ساتھی سے کہتا ہے کہ اے میرے ہم نشیں! تو میرے محبوب کی خوبی اور اچھائی کے بارے میں مجھ سے مت پوچھ کیونکہ جو عشق کرتے ہیں وہ بس عشق کرتے ہیں۔ انھیں محبوب کی خوبی و خرابی سے کوئی غرض نہیں ہوتی۔ ان کے لیے یہی کافی ہوتا ہے کہ محبوب ان کے دل کو بھاتا ہے اور وہ اس کی محبت میں سرشار ہیں۔

سوال 2. (ج)

(۱)

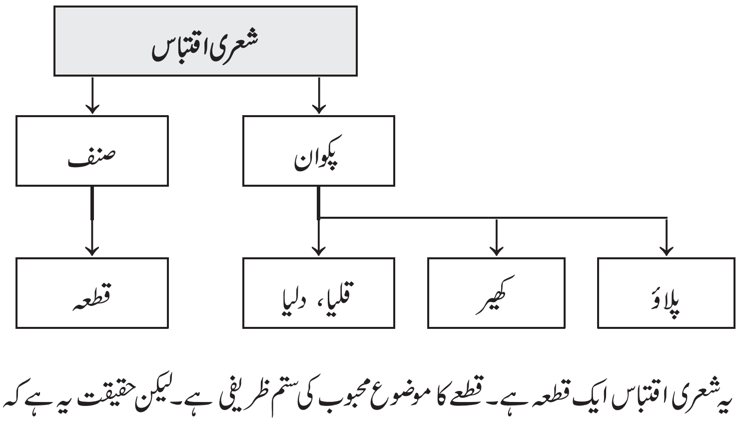

(۲) یہ شعری اقتباس ایک قطعہ ہے۔ قطعے کا موضوع محبوب کی ستم ظریفی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ محبوب کی ستم ظریفی سے زیادہ قسمت کی ستم ظریفی کا بیان ہے۔ شاعر یہ کہنا چاہتا ہے کہ انسان چاہے جتنی کوشش کر لے، ہوتا وہی ہے جو تقدیر میں لکھا ہوتا ہے۔

سوال 3.

(۱) ہارون رشید آٹھویں صدی عیسوی میں بغداد کے خلیفہ تھے۔ وہ چاہتے تھے کہ ان کی رعایا کو کسی طرح کی پریشانی نہ ہو اس لیے وہ ہر رات بھیس بدل کر اپنی رعایا کا حال جاننے کے لیے شہر میں اپنے ملازم کے ساتھ گشت کیا کرتے تھے۔ اس طرح وہ اپنی رعایا کی تکلیفوں کو دور کیا کرتے تھے۔ جس رات خلیفہ کی ابوالحسن سے ملاقات ہوئی، وہ موصل کے سوداگر کے بھیس میں تھے۔

(۲) ایک رات موصل کے سوداگر کے بھیس میں خلیفہ کی ملاقات ابوالحسن سے ہوئی۔ ابوالحسن نے حسب روایت انھیں اپنا مہمان بنالیا۔ باتوں باتوں میں ابوالحسن نے اپنی خواہش ظاہر کی کہ وہ محلے کے ایک بدمعاش کو سزا دینا چاہتا ہے۔ ابوالحسن کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے خلیفہ نے اسے ایک دن کا خلیفہ بنا دیا۔ ابوالحسن نے خلیفہ کی حیثیت سے اس امیر آدمی کو سزا سنائی۔ رات میں اسے بے ہوشی کی حالت میں اس کے گھر پہنچا دیا گیا۔ صبح اُٹھنے پر وہ اپنے آپ کو خلیفہ سمجھ رہا تھا۔ اس نے اپنی والدہ اور پڑوسیوں کی بات ماننے سے انکار کر دیا کہ وہی ابوالحسن ہے۔ وہ پڑوسیوں کو مارنے دوڑا تو پڑوسیوں نے داروغہ کو بلالیا۔ داروغہ نے جب یہ سنا کہ وہ خود کو امیر المومنین کہہ رہا ہے تو داروغہ نے اسے گرفتار کر کے قید خانے میں ڈال دیا۔

(۳) ڈرامے کے میرے پسندیدہ کردار حسب ذیل ہیں :

(الف) خلیفہ ہارون رشید : آٹھویں صدی عیسوی میں اسلامی دنیا کے خلیفہ تھے۔ خلیفہ ڈرامے کا اہم اور مرکزی کردار ہے۔ خلیفہ ہر رات بھیس بدل کر اپنی رعایا کا حال جاننے کے لیے شہر میں اپنے ملازم کے ساتھ گشت کیا کرتے تھے اور رعایا کی پریشانیوں کو دور کیا کرتے تھے۔

(ب) ابوالحسن : یہ بغداد کا ایک نوجوان ہے جسے اس کے مفت خور دوستوں نے قلاش کر ڈالا۔ بہن کی مدد سے سنبھل گیا اور دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔ چونکہ اسے دوستوں کے ساتھ کھانے کی عادت پڑ چکی تھی اس لیے وہ کسی نہ کسی کو صرف ایک رات کے لیے مہمان بنایا کرتا تھا۔

(ج) ابوالحسن کی ماں : یہ ڈرامے کا اہم کردار ہے۔ وہ روایتی ماں ہے جو اپنے بیٹے ابوالحسن سے بہت پیار کرتی ہے۔ جب ابوالحسن کو قید خانہ میں ڈال دیا گیا تب اس نے داروغہ سے ابوالحسن کی رہائی کے لیے بہت منت سماجت کی۔

سوال 4. (الف)

(۱) (i) مفرد جملہ

(ii) مرکب جملہ

(۲) (i) **بیخ کنی کرنا :** پولس کا کام سماج سے جرائم کی بیخ کنی کرنا ہے۔

(ii) **دیوالہ پٹ جانا :** ایک شخص نے کئی ہزار کروڑ روپے کا قرض لے کر لوٹایا نہیں جس کی وجہ سے بینک کا دیوالہ پٹ گیا۔

(۳) (i) آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا

(ii) ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا

(۴) (i) مناجات

(ii) کربلائی مرثیہ

(۵) (i) صنعت کا نام : تلمیح

(ii) تعریف : شعر میں کسی تاریخی، مذہبی واقعہ، قرآنی آیت، حکایت کی طرف اشارہ کرنے والے الفاظ استعمال کیے جائیں تو اسے 'صنعت تلمیح' کہتے ہیں۔

سوال 4. (ب)

(۱) (i) زیرِاضافت : ناقابلِ برداشت

(ii) حرفِ جار : سے

(۲) (i) مضاف : مسودات

(ii) مضاف الیہ : مضامین

(۳) (i) روح فرسا

(ii) منجنیق

(۴) (i) **(الف)** دِل : قلب/جسم کو خون پہنچانے والا عضو

(ب) دَل : فوج/لشکر/گروہ

(ii) **(الف)** سمجھ

(ب) نہیں

(۵) (i) ناسمجھ/ نامراد

(ii) خداپرست/ بت پرست

سوال 5. (الف)، (ب) اور (ج) ...

اطلاقی تحریری سرگرمیوں کی خود سے جانچ کرنے کی بابت ...

اطلاقی تحریری سرگرمیوں میں طلبہ سے توقع کی جاتی ہے کہ جواب میں اپنے خیالات اور تصورات کو اپنی زبان میں لکھیں۔ان سرگرمیوں کی نوعیت آزادانہ جواب کی ہوتی ہے۔طلبہ ان کے جوابات اپنے طور پر لکھیں۔

اس مضمون کے حل شدہ پہلے سرگرمی نامے میں اطلاقی تحریری سرگرمیوں کے جوابات کا طلبہ مطالعہ کریں؛ تقسیم نمبرات کے نکات کو ذہن نشیں کریں اور اپنے لکھے ہوئے جوابات کی خود ہی جانچ کرنے کی کوشش کریں۔حسب ضرورت اپنے اساتذہ سے رہنمائی حاصل کریں۔

اطلاقی تحریروں کے مزید مطالعے کے لیے **'نونیت اردو زبانِ اوّل اطلاقی تحریر: دسویں جماعت'** کی کتاب میں دیے گئے اطلاقی تحریر کے نمونوں کو ضرور پڑھیں۔

★★★

اُردو کمار بھارتی

بورڈ کا سرگرمی نامہ : نومبر 2020

وقت : 3 گھنٹے] [کل نمبر : 80

ہدایات : (۱) ’سرگرمی نامے‘ میں دی ہوئی ہدایات کے مطابق خاکے صرف پین سے بنائیں۔

(۲) اطلاقی تحریری سرگرمیوں میں خاکے بنانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ہی سوال لکھنا ضروری ہے۔اشتہار کے لیے تصویر و تزئین کاری کے نمبرات نہیں ہیں، اس لیے وقت ضائع نہ کریں۔

(۳) سرگرمی نامے کی معروضی سرگرمیوں اور قواعد پر مبنی سرگرمیوں کی جانچ ممتحن ہدایات کے عین مطابق کرتا ہے، اس لیے ہدایات کو بغور پڑھیں۔

(۴) سرگرمی نامے کی اطلاقی تحریری سرگرمیوں کو جانچتے وقت ممتحن آپ کی تحریری مہارت، مؤثر اندازِ بیان، پرکشش خیالات، مناسب الفاظ، جملوں کا تسلسل، برمحل و موزوں اشعار، محاوروں، کہاوتوں، بولی، حوالے کا صحیح استعمال، صحتِ املا وغیرہ پر خصوصی توجہ دیتے ہوئے نمبرات تفویض کرتا ہے۔

(۵) خوشخطی اور صفائی کا خیال رکھیں۔

حصہ ۱ : نثر - کل نمبرات 18

سوال 1. (الف) درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے : [7]

(۱) ذیل کا شبکی خاکہ مکمل کیجیے : 2

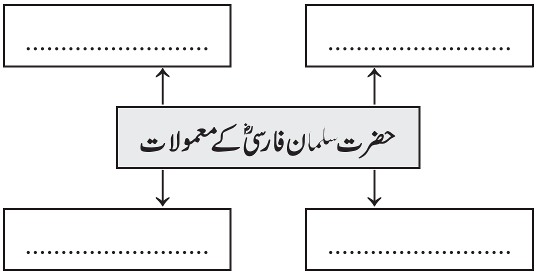

حضرت عمر فاروقؓ کا یہ وہ دور تھا جس میں غلاموں کو ملکوں کا حکمراں اور صُفّہ کے غربا کو اسلامی ممالک کا ناظم اعلیٰ بنایا جا رہا تھا۔ایسی خوش حالی کے زمانے میں بھی مدائن کے ناظمِ اعلیٰ حضرت سلمان فارسیؓ کھجور کے باغ میں پیڑوں کے سایے تلے ٹوکریاں اور چٹائیاں بنتے رہے۔عشق رسولؐ کی تڑپ میں وہ بے چین رہتے۔انہیں لگن لگی تھی تو جنت میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی، آپؐ کی مصاحبت کی اور آپؐ کے دیدار کی۔اسی فکر میں غلطاں وہ زندگی کے ایام گزار رہے تھے۔حکومت کی جانب سے ملنے والا عطیہ وہ خیرات کر دیتے یا لینے سے انکار کر دیتے۔ان کی روزانہ کی آمدنی تین درہم تھی۔ایک درہم میں وہ ٹوکریاں بنانے کے لیے کھجور کے پتے خریدتے، ایک درہم گھر میں خرچ کرتے اور ایک درہم خیرات کر دیتے۔یہی ان کے معمولات میں شامل تھا۔اسی حالت میں حضرت سلمان فارسیؓ کا دنیا سے رخصت ہونے کا وقت آ گیا۔وہ سخت علیل تھے۔ جب حضرت سعد بن وقاصؓ ان کی عیادت کے لیے تشریف لائے تو انھیں دیکھ کر حضرت سلمان فارسیؓ رونے لگے۔سعدؓ نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا ’’حضور نے ہم سے عہد لیا تھا کہ تمھارا ساز و سامان ایک مسافر کے سامانِ سفر سے زیادہ نہ ہو۔مگر میرے پاس تو اتنا زیادہ سامان ہے، میں اپنے محبوبؐ کو کیا منہ دکھاؤں گا ؟ حضرت سعدؓ فرماتے ہیں کہ اس وقت حضرت سلمانؓ کا کل اثاثہ ایک بڑا پیالہ اور ایک تسلا تھا۔

(۲) حضرت سلمان فارسیؓ کی تڑپ اور لگن کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔ 2

(۳) حضرت سلمان فارسیؓ کے رونے کی وجہ پر اپنے تاثرات کا اظہار کیجیے۔ 3

سوال 1. (ب) درج ذیل درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے : [7]

(۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے : 2

حسرت کی تحریک آزادی سے وابستگی کا ثمرہ

رسالہ	قید	مسودات	کالج
....	....	....	....

حسرتؔ علی گڑھ میں زیرِ تعلیم تھے کہ تحریک آزادی سے وابستہ ہوگئے۔ اس جرم میں تین بار کالج سے نکالے گئے، کئی بار قید با مشقت کی سزا بھگتی اور ایک ایک دن میں من من بھر آٹا پیسا۔ تحریک کی حمایت میں انھوں نے ایک رسالہ 'اردوئے معلّٰی' جاری کیا تھا جسے بے باکی اور صاف گوئی کی پاداش میں بند کرنا پڑا۔ پریس اور کتب خانہ ضبط ہوا۔ مضامین کے مسودات ان کی آنکھوں کے سامنے نذرِ آتش کیے گئے۔ کالج کی حدود میں داخلہ ممنوع ہوگیا تو شہر میں کرائے کا مکان اور سودیشی تحریک کو فروغ دینے کے لیے 'سودیشی اسٹور' کھول لیا جس کا کالج کے اسٹاف اور طلبہ کی طرف سے بائیکاٹ کیا گیا۔ جیل گئے تو گزر اوقات کے لیے ان کی بیوی نے دکان پر بیٹھ کر کپڑا بیچا اور کسی ہمدرد نے مالی مدد کرنا چاہی تو یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ حسرتؔ صاحب نے کسی کا سہارا لینا گوارا نہیں کیا تو میں یہ مدد کیسے قبول کرلوں؟ جیل ہی میں تھے کہ بیٹا بیمار پڑا، حالت بگڑی اور دنیا سے رخصت بھی ہوگیا مگر حکام نے باپ کو مطلع کرنا بھی ضروری نہ سمجھا۔ بہت دن بعد جب اس جاں کاہ حادثے کی اطلاع ملی تو حسرتؔ صرف آہ بھر کر رہ گئے۔

(۲) حسرتؔ جیل میں رہتے ہوئے جس صدمے سے دوچار ہوئے اسے اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔ 2

(۳) مولانا حسرتؔ موہانی کی شخصیت پر اظہار خیال کیجیے۔ 3

سوال 1. (ج) درج ذیل غیر درسی اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے : [4]

(۱) درج ذیل شبکی خاکہ مکمل کیجیے : 2

نیروبی کی خصوصیات

....	....	....	....

کینیا میں جا کر بسے ہوئے ہندوستانی باشندے وہاں کے ہر شعبۂ تجارت پر بہت بڑی حد تک حاوی ہیں لیکن مالی ترقی انھیں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ کر حاصل نہیں ہوئی بلکہ انتہائی جاں فشانی اور عرق ریزی کی بدولت نصیب ہوئی ہے۔ انھوں نے افریقہ کی مالی ترقی میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا ہے۔ ان میں سے کچھ ایسے اصحاب بھی شامل ہیں جو تھوڑے ہی عرصے پہلے بے روزگاری سے تنگ آ کر یہاں پر تلاشِ معاش میں آئے تھے اور جلد ہی برسرِ روزگار ہو کر سرخ رو ہوگئے۔ اہلِ مغرب کے لیے پوری رِفٹ ویلی اور خاص طور سے نیروبی نعمتِ عظمٰی سے کم نہیں۔ یہاں انھیں وہ ساز و سامانِ عیش اور وہ آسائش میسر ہیں جن کا وہ اپنے ملکوں میں خواب میں بھی تصور نہیں کر سکتے۔ معتدل آب و ہوا، مغربی طرزِ رہائش، صاف ستھرا دل کش ماحول، ملاوٹ سے مبرّا اشیائے خوردنی کی فراوانی اور ارزانی، خوب صورت احاطوں سے گھرے ہوئے شاندار بنگلے اور چاق و چوبند خادم اور خادمائیں جو مغربی ملکوں میں کسی بڑے لارڈ یا غیر معمولی متموّل رئیسوں کا حصہ ہیں۔

(۲) کینیا میں بسے ہندوستانی باشندوں کی ترقی اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔ 2

حصہ ۲ : نظم ۔ کل نمبرات 16

سوال 2. (الف) درج ذیل درسی نظم کے اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے دی ہوئی سرگرمیاں ہدایت کے مطابق مکمل کیجیے : [6]

(۱) شبکی خاکہ مکمل کیجیے : 2

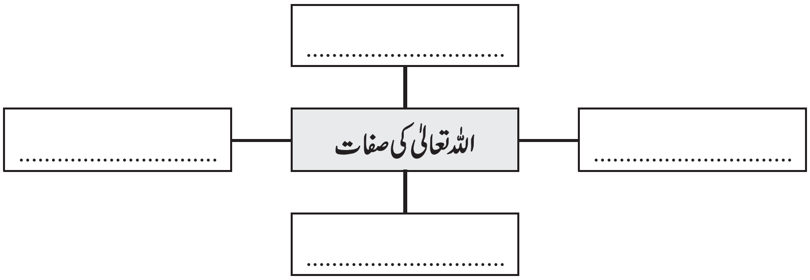

رہ گزر کوئی ہو، منزل کا تقاضا تو ہے
دل نے جس وقت جہاں دل سے پکارا، تو ہے
چشمِ بینا کو بصیرت، دلِ محزوں کو یقین
ڈوبتی آس کو تنکے کا سہارا، تو ہے
اپنے محور پہ ہیں گردش میں اگر شمس و قمر
جس کے قبضے میں ہے انجامِ زمانہ، تو ہے
چاند، سورج ترے اوصاف بیاں کرتے ہیں
ہم فقط نور کا پرتو ہیں، سراپا تو ہے
رات اور دن پروئے ہوئے ہیں موتی کی طرح
ظلمتِ شب میں نئے دل کا وسیلہ تو ہے
صبح صادق کی سپیدی تری عظمت کا نشاں
سجدہ کرتا ہے جسے شب کا اندھیرا، تو ہے
تجھ سے بڑھ کر کوئی شفقت نہیں کرنے والا
تیرا ہمسر ہے نہ ثانی کوئی، یکتا تو ہے
تو جسے چاہے اسے تخت دے، تاراج کرے
ملک تیرا ہے، حکومت تری، آقا تو ہے
سیکڑوں بار ہوا یوں، مجھے ٹھوکر بھی لگی
میں جو گرنے سے ہوں محفوظ، سہارا تو ہے
جب مدد کے لیے موجود کوئی نہ تھا
دل نے امید جگائی، مرے مولا، تو ہے
خود کو دیکھوں تو دکھائی نہیں دیتا کچھ بھی
تجھ کو سوچوں تو ہر اک شے میں سمایا تو ہے

(۲) 'اللہ واحد ہے' اس مفہوم کا شعر تلاش کرتے ہوئے مختصر وضاحت کیجیے۔ 2

(۳) درج ذیل شعر کا تصوراتی حسن بیان کیجیے : 2

خود کو دیکھوں تو دکھائی نہیں دیتا کچھ بھی
تجھ کو سوچوں تو ہر اک شے میں سمایا تو ہے

سوال 2. (ب) درج ذیل شعری اقتباس کو بغور پڑھ کر دی ہوئی سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے : [6]

(۱) غزل کی مدد سے ستون 'الف' اور ستون 'ب' کے لفظوں کی جوڑیاں لگائیے : 2

ستون 'الف'	ستون 'ب'
عیش	سوزِ دل
موجِ آب	ساحل
مضرابِ الم	تڑپنا
سکونِ دل	خوش ہونا

عیش سے کیوں خوش ہوئے، کیوں غم سے گھبرایا کیے
زندگی کیا جانے کیا تھی اور کیا سمجھا کیے

ناخدا بے خود، فضا خاموش، ساکت موجِ آب
اور ہم ساحل سے تھوڑی دور پر ڈوبا کیے

وہ ہوائیں، وہ گھٹائیں، وہ فضا، وہ اس کی یاد
ہم بھی مضرابِ اَلم سے سازِ دل چھیڑا کیے

مختصر یہ ہے ہماری داستانِ زندگی
اک سکونِ دل کی خاطر عمر بھر تڑپا کیے

کاٹ دی یوں ہم نے، جذبیؔ، راہِ منزل کاٹ دی
گر پڑے ہر گام پر، ہر گام پر سنبھلا کیے

(۲) شاعر کے زندگی گزارنے کے انداز کو بیان کیجیے۔ 2

(۳) درج ذیل شعر کی تشریح اس طرح کیجیے کہ اس کا معنوی حسن واضح ہو جائے : 2

ناخدا بے خود، فضا خاموش، ساکت موجِ آب
اور ہم ساحل سے تھوڑی دور پر ڈوبا کیے

سوال 2. (ج) درج ذیل شعری اقتباس کا بغور مطالعہ کر کے استحسانِ کلام کی سرگرمیاں مکمل کیجیے : [4]

(ا) شعری اقتباس پر مبنی خاکہ مکمل کیجیے : 2

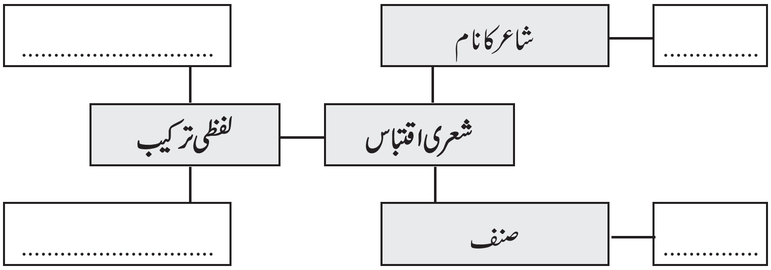

اے ہم نَفَسو، سوزِ جگر دیتے جاؤ	پروانوں کو اک رقصِ شرر دیتے جاؤ
تم آ کے شبستاں میں سحر کیا دو گے	ہاں، یہ کہ تمنائے سحر دیتے جاؤ

(۲) درج بالا شعری اقتباس کا موضوع بیان کیجیے۔ 2

حصہ ۳ : اضافی مطالعہ - کل نمبرات 6

سوال 3. درج ذیل سرگرمیوں میں سے کوئی دو سرگرمیاں ہدایات کے مطابق مکمل کیجیے : [6]

(ا) دعوت قبول کرنے والے کے لیے ابوالحسن کی شرط لکھیے۔ 3

(۲) ابوالحسن کو ایک دن کا خلیفہ بنائے جانے کا سبب لکھیے۔ 3

(۳) ڈرامے سے اپنے کوئی تین پسندیدہ کردار پر روشنی ڈالیے۔ 3

حصہ ۴ : قواعد - کل نمبرات 16

سوال 4. (الف) ہدایات کے مطابق سرگرمیاں مکمل کیجیے : [10]

(ا) درج ذیل جملوں میں مفرد، مرکب اور مخلوط جملے پہچانیے : 2

(i) پروین خیالات کے سمندر میں غوطے لگا رہی تھی۔

(ii) آج کے بچے کا کوہِ قاف خلا ہے اور پرستان انٹارکٹکا ہے۔

(۲) دیے گئے محاوروں کو ان سے مطابقت رکھنے والے جملوں کے سامنے لکھیے : 2

(سرزنش کرنا، پاپڑ بیلنا، دیوالیہ پٹ جانا)

(i) فضول خرچی کا نتیجہ یہ سامنے آیا کہ وہ ہزاروں روپے کا مقروض ہو گیا۔

(ii) کامیابی کے لیے کڑی محنت اولین شرطوں میں سے ایک ہے۔

(۳) درج ذیل کہاوتیں مکمل کیجیے : 2

(i) خس کم ....

(ii) چار دن کی ....

(۴) درج ذیل تعریف کے لیے ایک لفظ لکھیے : 2

(i) وہ نظم جس میں حضورؐ کی تعریف و توصیف بیان کی جائے .... ۔

(ii) وہ نظم جو کسی شخص کے انتقال پر کہی جائے .... ۔

(۵) درج ذیل شعر کی صنعت کا نام لکھ کر صنعت کی تعریف لکھیے : 2

عیش سے کیوں خوش ہوئے، کیوں غم سے گھبرایا کیے
زندگی کیا جانے کیا تھی اور کیا سمجھا کیے

سوال 4. (ب) ہدایات کے مطابق ذیل کی سرگرمیاں مکمل کیجیے : [6]

(ا) (i) تحریکِ آزادی کا درخت برگ و بار لایا۔ (زیرِ اضافت کا لفظ پہچان کر لکھیے) ½

(ii) حضرت سلمان فارسیؓ تم سے بڑھ کر دین سے واقف ہیں۔ (حرفِ جار تلاش کر کے لکھیے) ½

(۲) دیے گئے جملے میں مضاف اور مضاف الیہ تلاش کر کے لکھیے : 1

کانگریس کا تاریخی جلسہ تھا۔

(۳) درج ذیل فقروں کے لیے مناسب لفظ تحریر کیجیے : 1

(i) جس جنگ میں حضورؐ نے شرکت کی .... ۔

(ii) گاؤں کی زمین کی پیمائش کرنے والا .... ۔

(۴) (i) اعراب لگاتے ہوئے دو مختلف لفظ بنا کر ان کے معنی لکھیے : 1

دھن

(ii) الفاظ کو مروجہ اِملا کے مطابق لکھیے : 1

ناول تے

(۵) مناسب سابقہ/ لاحقہ لگا کر ہر ایک سے ایک ایک بامعنی لفظ بنا کر لکھیے : 1

(i) بے

(ii) گاہ

حصہ ۵ : اطلاقی تحریری سرگرمیاں - کل نمبرات 24

سوال 5. (الف) خط یا خلاصہ میں سے کوئی ایک سرگرمی مکمل کیجیے : [6]

(۱) ذیل میں صفائی مہم کا پوسٹر دیا گیا ہے۔اس میں دیے ہوئے نکات کی مدد سے خط لکھیے :

صفائی مہم

صاف بھارت | صحت مند بھارت

صفائی مہم ہفتہ

(۲/اکتوبر سے ۸/اکتوبر ۲۰۱۹ء)

توجہ دیں :
- کچرا پیٹی کا استعمال کریں۔
- عوامی جگہوں پر نہ تھوکیں۔
- جراثیم کش دواؤں کا چھڑکاؤ کریں۔
- اپنے اطراف کا ماحول صاف ستھرا رکھیں۔
- کھلی جگہوں پر رفع حاجت نہ کریں۔
- درخت لگائیں۔

رسمی خط		غیر رسمی خط
بذریعہ خط اپنے علاقے کے گرام سیوک کی توجہ دیے گئے پوسٹر کی جانب مبذول کرائیں اور آپ خط میں مزید نکات کا اضافہ کرسکتے ہیں۔تعاون کی درخواست کریں۔	(یا)	اپنے دوست کو خط لکھیں اور اسے یہ معلومات دیں کہ آپ ''صفائی مہم ہفتہ'' کس طرح منا رہے ہیں۔آپ اپنے طور پر مزید نکات کا اِضافہ کرسکتے ہیں۔

یا

(۲) ذیل کے اقتباس کو غور سے پڑھ کر خلاصہ لکھیے :

پھول میں جواب دینے کی سکت نہ تھی۔تتلی نے پھر کہا ''پیارے گلاب ننھے گلاب !اب ادھر دیکھو'' پھول نے کوئی جواب نہ دیا۔ اچانک تتلی کے ذہن میں ایک بات آئی اور اپنے دل میں کہنے لگی ''یہ میری بات کا جواب کیوں نہیں دیتا۔کہیں یہ میرا حسن و جمال دیکھ کر جل تو نہیں گیا'' یہ کہا اور اپنے خوش نما پر ہوا میں لہراتی ، اٹکھیلیاں کرتی باغ کے اُسی حصہ کی طرف چل دی جس طرف حسین تتلیوں کا جھرمٹ لگا تھا۔جہاں چہل پہل اور گہما گہمی تھی۔رنگا رنگ اور قسم قسم کے پھول گملوں میں لگے تھے اور سنگ مرمر کے حوض میں لال لال خوبصورت تتلیاں تیرتی تھیں۔

سوال 5. (ب) ذیل کی سرگرمیوں میں سے کوئی دو سرگرمیاں 50 تا 60 الفاظ میں مکمل کیجیے : [10]

(۱) ذیل کے نکات کی مدد سے اشتہار بنائیے :

حج و عمرہ ٹورس ۲۰۲۰ء

- ۱۵ردنوں کے لیے -/70,000 روپے
- شعبان عمرہ -/75,000 روپے
- مکمل رمضان -/1,00,000 روپے

رابطہ قائم کریں : حج ٹور اینڈ ٹریول

(۲) دیے گئے نکات کی مدد سے خبر تیار کیجیے :

پونہ مشاعرہ کمیٹی کے زیر اہتمام .... ریاستی سطح پر .... ایک روزہ سمینار و مشاعرہ .... بعنوان قومی اتحاد اور اردو شاعری پروگرام کی ابتدا .... اغراض و مقاصد .... مقالے پڑھنے والے .... شعرائے کرام .... خوبصورت اشعار .... سامعین نے داد دی .... نظامت کے فرائض۔

(۳) دیے گئے نکات کی مدد سے کہانی تحریر کیجیے :

ایک بیوپاری کا گدھے پر نمک لاد کر بازار لے جانا .... راستے میں ایک ندی کا پڑنا .... گدھے کا اچانک گر جانا .... دوسرے دن زیادہ نمک لاد دینا .... گدھے کا جان بوجھ کر ندی میں گر جانا .... تیسرے دن گدھے پر کپاس لاد دینا .... گدھے کا اپنی حرکت دہرانا .... نتیجہ۔

سوال 5. (ج) ذیل کے عنوانات میں سے کسی ایک پر 100 تا 120 الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیے : [8]

(۱) اگر میں وزیر اعظم ہوتا

(۲) موبائل رحمت یا زحمت

(۳) میرا یادگار سفر۔

★★★

اردو کمار بھارتی

بورڈ کا سرگرمی نامہ : نومبر 2020 کے جوابات

سوال 1. (الف)

(ا)

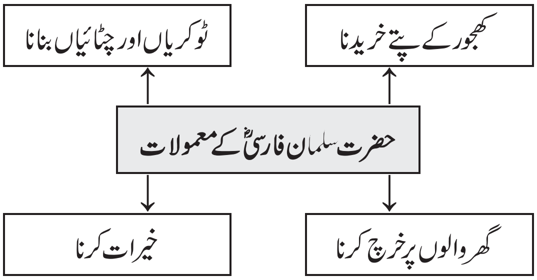

(۲) حضرت سلمان فارسیؓ کو حضورؐ سے عشق تھا۔ حضورؐ کے وصال کے بعد وہ بہت بے چین رہتے تھے۔ انھیں صرف ایک ہی لگن تھی کہ وہ جلد از جلد جنت میں جا کر حضورؐ سے ملاقات کریں، آپؐ کی صحبت میں وقت گزاریں۔ انھیں حضورؐ کی جدائی برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ ہمیشہ اسی فکر میں ڈوبے رہتے تھے کہ کب وہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوں گے۔

(۳) حضرت سلمان فارسیؓ آخری وقت میں سخت بیمار تھے۔ جب حضرت سعد بن وقاصؓ ان کی عیادت کے لیے آئے تو انھیں دیکھ کر سلمان فارسیؓ رونے لگے۔ سعدؓ نے رونے کی وجہ پوچھی تو فرمایا، ''حضور ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا کہ تمھارا ساز و سامان ایک مسافر کے سامان سے زیادہ نہ ہو۔ مگر میرے پاس تو اتنا زیادہ سامان ہے، میں اپنے محبوب ﷺ کو کیا منہ دکھاؤں گا۔'' اس وقت حضرت سلمانؓ کے پاس ایک بڑا پیالہ اور ایک تسلا تھا۔ اسے بھی وہ زیادہ سامان سمجھتے تھے۔ ان کا تقویٰ کتنا زبردست تھا۔ ان کے رونے سے پتہ چلتا ہے کہ انھیں دنیاوی مال و اسباب سے ذرہ بھر بھی رغبت نہیں تھی۔

سوال 1. (ب)

(ا)

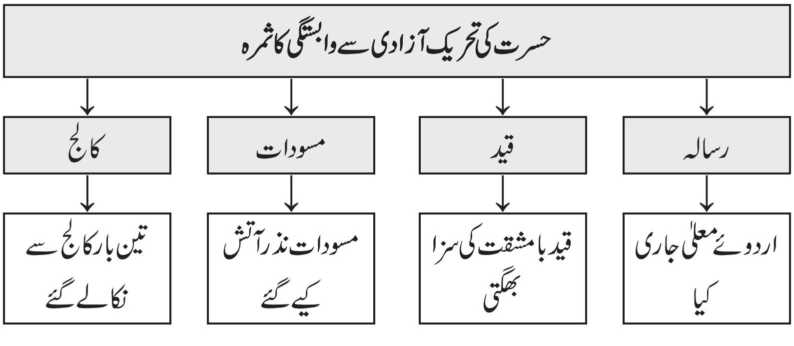

(۲) حسرتؔ موہانی جس زمانے میں جیل میں تھے اسی دوران ان کا بیٹا بیمار پڑا۔ حالت زیادہ بگڑ گئی اور اسی بیماری میں وہ فوت ہو گیا۔ انگریز حکام نے انھیں بیٹے کی موت کی خبر بھی نہیں دی۔ کافی دنوں کے بعد کسی کے ذریعے انھیں اس دلدوز حادثے کی خبر ملی تو حسرتؔ صرف آہ بھر کر رہ گئے۔ شکایت کا ایک حرف بھی زبان پر نہیں لائے۔

(۳) مولانا حسرتؔ موہانی کی شخصیت کا روشن پہلو ان کا فقر واستغنا تھا۔ ساری زندگی غربت میں بسر کی۔ گزر بسر کے لیے سودیشی اسٹور کھولا جس کا کالج کے اسٹاف اور طلبہ نے بائیکاٹ کیا۔ تحریک کی حمایت میں ایک رسالہ اردوئے معلّیٰ جاری کیا جسے حکام نے بند کر دیا۔ پریس اور کتب خانہ ضبط ہوا اور مضامین کے مسودات نذرِ آتش کیے گئے لیکن ان کا حوصلہ پست نہیں ہوا۔ تحریک آزادی سے وابستہ ہونے کی وجہ سے انھیں زیادہ عرصہ جیل میں گزارنا پڑا۔ انھوں نے کبھی کسی سے مدد نہیں لی اور نہ ہی ان کی بیوی نے کسی کی مدد قبول کی۔ صبر وقناعت ان کی شخصیت کا لازمی جز تھا۔ بیٹے کی دائمی جدائی پر صبر کیا۔ حسرتؔ کی شخصیت کا ایک پہلوان کی صاف گوئی اور بے باکی تھا۔ غرضیکہ ان کی شخصیت بڑی دلفریب تھی۔

سوال 1. (ج)

(ا)

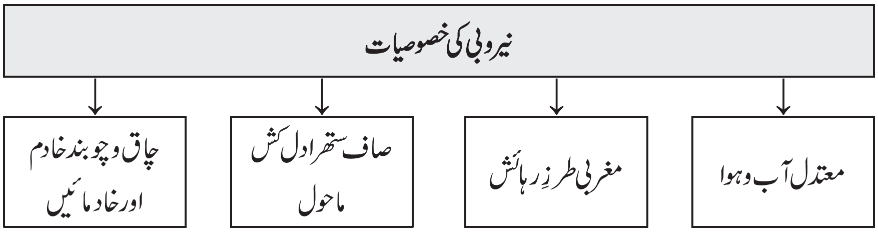

(۲) کینیا میں بسے ہندوستانی باشندے روزگار کی تلاش میں آئے تھے۔ یہاں آکر انھوں نے خوب محنت کی۔ اس کے نتیجے میں انھوں نے مالی طور پر خوب ترقی کی۔ کامیابی نے ان کے قدم چومے۔ اب وہ تجارت کے ہر شعبے پر بڑی حد تک حاوی ہیں اور روز بروز ترقی کرتے جا رہے ہیں۔

سوال 2. (الف)

(ا)

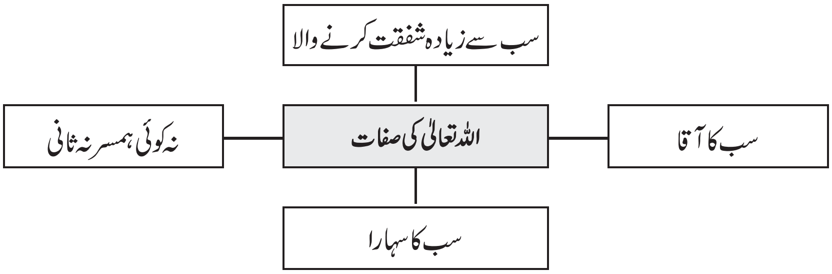

(۲) شعری اقتباس میں 'اللہ واحد ہے' اس مفہوم کا مصرع ہے نہ کہ شعر۔ وہ مصرع حسب ذیل ہے :

تیرا ہمسر ہے نہ ثانی کوئی، یکتا تو ہے

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں یکتا ہے۔ نہ کوئی اس کے جیسا ہے، نہ کوئی اس کے برابر ہے۔ مراد یہ ہے اللہ واحد ہے، یکتا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

(۳) خود کو دیکھوں تو دکھائی نہیں دیتا کچھ بھی
تجھ کو سوچوں تو ہر اک شے میں سمایا تو ہے

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ میں خود اپنے وجود کو سمجھنے سے قاصر ہوں۔ معلوم نہیں اس کائنات میں میری کیا حیثیت ہے، میرا مقصد حیات کیا ہے۔ میں اپنے اندر جھانکتا ہوں، اپنے آپ کو ٹٹولتا ہوں مگر مجھے کچھ بھی دکھائی نہیں دیتا۔ مگر جب میں اللہ تعالیٰ کی عظمت وکبریائی پر غور کرتا ہوں تو مجھے ہر شے میں اس کی جھلک اور اس کے حسن کا جلوہ دکھائی دیتا ہے۔ شاعر نے بڑی خوبصورتی سے یہ نکتہ بیان کیا ہے کہ خدا ساری کائنات کو محیط ہے۔

سوال 2. (ب)

(۱) (i) عیش – خوش ہونا

(ii) موجِ آب – ساکت (’ساحل‘ غلط ہے)

(iii) مضرابِ اَلم – سازِ دل (’سوزِ دل‘ غلط ہے)

(iv) سکونِ دل – تڑپنا

(۲) شاعر نے زمانے کے سرد و گرم کو چکھتے ہوئے، نشیب و فراز سے گزرتے ہوئے، گرتے پڑتے اور گر کر سنبھلتے ہوئے زندگی گزاری۔

(۳) ناخدا بے خود، فضا خاموش، ساکت موجِ آب
اور ہم ساحل سے تھوڑی دور پر ڈوبا کیے

شاعر نے اپنے ڈوبنے کا تصوراتی منظر بیان کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ دریا میں ڈوبنے کا خدشہ عموماً اس وقت ہوتا ہے جب ہوائیں تیز ہوں، اونچی اونچی موجیں اٹھ رہی ہوں، لیکن شاعر ساحل سے تھوڑی دور پر ڈوبا اور اس وقت ناخدا بے خود تھا، فضا خاموش تھی اور موجیں بھی پر سکون تھیں۔

سوال 2. (ج)

(۱)

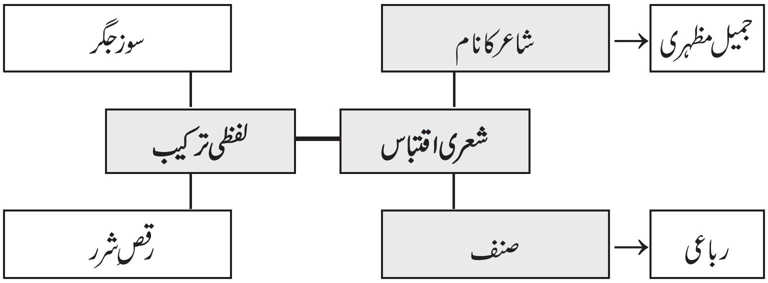

(۲) اے ہم نفسو، سوزِ جگر دیتے جاؤ پروانوں کو اک رقصِ شرر دیتے جاؤ
تم آ کے شبستاں میں سحر کیا دو گے ہاں، یہ کہ تمنائے سحر دیتے جاؤ

درج بالا شعری اقتباس جمیل مظہری کی رباعی ہے۔ اس رباعی کا موضوع ایک نئی صبح کی آمد کا پیغام ہے۔ یہاں نئی صبح سے مراد صبح آزادی نہیں ہے بلکہ ایک روشن و تابناک مستقبل ہے۔ اس رباعی میں شاعر اپنے دوستوں سے درخواست کر رہا ہے کہ وہ اپنے دلوں میں ایک بہتر اور پرسکون مستقبل کی تمنا رکھیں۔ اپنے دل کو صبحِ نو کی تلاش کے جذبے سے معمور رکھیں۔ وہ اپنے دوستوں سے کہتا ہے کہ وہ آنے والی نسلوں کے دلوں میں وہ اضطراب اور بیقراری بھر دیں کہ ان کا جوشِ عمل دوچند ہو جائے اور وہ محض اپنے آرام دہ کمرۂ خواب میں بسترِ استراحت ہی نہ ملتے رہیں بلکہ اپنی زندگی کو بہتر بنانے کی تگ و دو میں لگے رہیں۔

سوال 3.

(۱) ابوالحسن کے دوستوں نے برے وقت میں اس کا ساتھ چھوڑ دیا اس لیے جب وہ دوبارہ کاروبار کرنے لگا تو اس نے طے کر لیا کہ وہ کسی کو دوست نہیں بنائے گا۔ اسے دوستوں کے ساتھ مل بیٹھ کر کھانے کی عادت پڑ چکی تھی اس لیے وہ ہر رات کسی ایک آدمی کو دعوت دیتا۔ دعوت قبول کرنے والوں کے لیے ابوالحسن کی صرف ایک شرط تھی کہ ان کی دوستی صرف اسی ایک دن کے لیے ہوگی۔

(۲) ابوالحسن کے محلے میں ایک امیر آدمی اپنے چار گرگوں کے ساتھ محلے والوں کو بہت پریشان کرتا تھا۔خلیفہ نے جو موصل کے سوداگر کے بھیس میں تھے،اس کا علاج پوچھا تو ابوالحسن نے جواب دیا تھا کہ اگر خدا اسے خلیفہ ہارون رشید کی جگہ ایک دن کے لیے خلیفہ بنا دے تو وہ اس منحوس آدمی اور اس کے چاروں گرگوں کی پیٹھ پر سو سو کوڑے لگوائے گا۔خلیفہ نے سوچا کہ اس امیر آدمی اور اس کے ساتھیوں کو ابوالحسن کے ہاتھوں ہی سزا دلوائے۔اس وجہ سے ہارون رشید نے ابوالحسن کو ایک دن کا خلیفہ بنا دیا۔

(۳) (الف) **خلیفہ ہارون رشید :** آٹھویں صدی عیسوی میں اسلامی دنیا کے خلیفہ تھے۔خلیفہ ڈرامے کا اہم اور مرکزی کردار ہے۔خلیفہ ہر رات بھیس بدل کر عوام کی خبر گیری کرتے تھے۔

(ب) **ابوالحسن :** یہ بغداد کا ایک نوجوان ہے جسے اس کے مفت خور دوستوں نے قلاش کر ڈالا۔بہن کی مدد سے سنبھل گیا اور دوبارہ اپنے پیروں پر کھڑا ہو گیا۔چونکہ اسے دوستوں کے ساتھ کھانے کی عادت ہے اس لیے اب وہ کسی نہ کسی کو صرف ایک رات کے لیے مہمان بناتا ہے۔

(ج) **جعفر :** خلیفہ ہارون رشید کا وزیر ہے۔ہر وقت بادشاہ کے حکم کی تعمیل کے لیے تیار رہتا ہے۔

سوال 4. (الف)

(۱) (i) مفرد جملہ

(ii) مرکب جملہ

(۲) (i) دیوالیہ پٹ جانا

(ii) پاپڑ بیلنا

(۳) (i) خس کم <u>جہاں پاک</u>

(ii) چار دن کی <u>چاندنی پھر وہی اندھیری رات</u>

(۴) (i) نعت

(ii) مرثیہ

(۵) **صنعت کا نام :** 'صنعتِ تضاد'۔

تعریف : جب شعر میں متضاد الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں تو اسے 'صنعت تضاد' کہتے ہیں۔

سوال 4. (ب)

(۱) (i) زیرِ اضافت کا لفظ – تحریکِ آزادی

(ii) حرفِ جار – سے

(۲) (i) مضاف – تاریخی جلسہ

(ii) مضاف الیہ – گانگریس

(۳) (i) غزوہ

(ii) پٹواری

(۴) (i) دَھن = دولت

دُھن = لگن

(ii) ناؤں = نام

تے = سے

(۵) (i) بے – بے ادب / بے کار

(ii) گاہ – گزرگاہ / کارگاہ

سوال 5. (الف)، (ب) اور (ج) ...

اطلاقی تحریری سرگرمیوں کی خود سے جانچ کرنے کی بابت ...

اطلاقی تحریری سرگرمیوں میں طلبہ سے توقع کی جاتی ہے کہ جواب میں اپنے خیالات اور تصورات کو اپنی زبان میں لکھیں۔ان سرگرمیوں کی نوعیت آزادانہ جواب کی ہوتی ہے۔طلبہ ان کے جوابات اپنے طور پر لکھیں۔

اس مضمون کے حل شدہ پہلے سرگرمی نامے میں اطلاقی تحریری سرگرمیوں کے جوابات کا طلبہ مطالعہ کریں؛ تقسیم نمبرات کے نکات کو ذہن نشیں کریں اور اپنے لکھے ہوئے جوابات کی خود ہی جانچ کرنے کی کوشش کریں۔حسب ضرورت اپنے اساتذہ سے رہنمائی حاصل کریں۔

اطلاقی تحریروں کے مزید مطالعے کے لیے **’نونیت اردو زبانِ اوّل اطلاقی تحریر: دسویں جماعت‘** کی کتاب میں دیے گئے اطلاقی تحریر کے نمونوں کو ضرور پڑھیں۔

★★★